بسم اللہ الرحمن الرحیم

شمع فروزاں
8-2-2013

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بحیثیت نبی اور رسول سب سے بڑی خصوصیت اور امتیازی وصف آپ کا ''خاتم النبیین'' ہونا ہے ،یعنی نبوت کا سلسلہ آپ کی ذات اقدس پر ختم ہو چکا ہے، آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آیا ہے اور نہ آئے گا اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ایک پیغمبر کے بعد دوسرے پیغمبر کی آمد یا تو اس لئے ہوتی ہے کہ پہلے پیغمبر کے ذریعہ انسانیت کو جو تعلیم حاصل ہوئی وہ محفوظ نہ رہے اور اس میں ملاوٹ اور آمیزش ہو جائے ، یا اس لئے کہ پہلے پیغمبر کی شریعت میں جو احکام نازل ہوئے ہوں، اس میں اللہ کی طرف سے کوئی تبدیلی یا کمی بیشی عمل میں آنے والی ہو، عام طور پر ان ہی دو اسباب کے تحت ایک پیغمبر کے بعد دوسرے پیغمبر کی آمد ہوتی ہے، پیغمبر اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب الٰہی پوری طرح محفوظ و موجود ہے، اور خود اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، إنا إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ (الحجر: ۹) اور جہاں تک شریعت اسلامی میں ترمیم و تغیر کی بات ہے تو شریعت پایۂ کمال کو پہنچ چکی ہے اور احکام شرعیہ کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کی جو نعمت ہدایت انسانیت کو عطا کی جاتی تھی ، وہ تمام ہو چکی ہے، اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيْناً، (المائدہ: ۳) یہ گویا اس بات کا اعلان ہے کہ یہ شریعت آخری شریعت ہے، اب اس میں کسی قسم کی ترمیم اور اضافہ و کمی کی گنجائش نہیں۔

اس لئے ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کے بعد اب کسی نبی کے آنے کی نہ ضرورت باقی رہی اور نہ اس کی گنجائش ہے، اس لئے خود قرآن مجید نے پوری صراحت و وضاحت کے ساتھ اعلان کر دیا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں، وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ (الاحزاب: ۴۰) قرآن کے اس صریح اور واضح اعلان کی مزید تائید و تشریح احادیث نبوی سے ہوتی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنو اسرائیل میں انبیاء قیادت و انتظام کا فریضہ انجام دیتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تو اس کے بعد دوسرا نبی آ جاتا ،لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، البتہ خلفاء ہوں گے، انه لا نبی بعدی و سیکون خلفاء، (بخاری: باب ماذکر عن بنی اسرائیل) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ کا ایک ارشاد مروی ہے کہ مجھے انبیاء پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے، اس میں ایک خصوصیت آپ نے یہ ذکر فرمائی کہ سلسلۂ نبوت مجھ پر ختم ہو چکا ہے، و ختم بی النبیون (مسلم) ایک موقعہ پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا، اب نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی، ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول و لا نبی (ترمذی، باب ذهاب النبوة) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، جو نبوت کے دعوے دار ہوں گے، حالاں کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔ (ابو داؤد، کتاب الفتن)

آخری نبی ہونے کی حیثیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ''عاقب'' ہے، عاقب کے معنی ''بعد میں آنے والے'' کے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں 'عاقب' ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، انا العاقب الذی لیس بعده نبی (ترمذی: باب أسماء النبی) ہر نبی کے ساتھ ظاہر ہے کہ اس کی اُمت بھی ہوتی ہے، اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو أنا أخر الانبیاء و أنتم آخر الامم

(ابن ماجه، باب الدجال) ایک حدیث میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ میری مسجد نبوت سے نسبت رکھنے والی آخر مسجد ہوگی، ان مسجدی آخر المساجد۔ (مسلم، باب فضل الصلاۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلۂ نبوت کے اختتام کو بڑی عمدہ مثال سے سمجھایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص نے گھر تعمیر کیا، خوب عمدہ اور نہایت خوبصورت، لیکن کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، لوگ آتے ہیں، اس کے حسن و جمال پر حیرت زدہ ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہیں لگادی گئی؟ تو میں وہی ''اینٹ'' ہوں اور خاتم النبیین ہوں ، (بخاری، باب خاتم النبیین) گویا اللہ تعالیٰ نے بہترین انسانوں کا انتخاب کر کے ایک قصر نبوت تعمیر کیا، اس عظیم الشان محل میں صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے پُر ہوگئی، اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر طرح کی نبوت آپ ﷺ پر ختم ہوچکی ہے، آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی صاحب شریعت نبی آسکتا ہے اور نہ کوئی ایسا نبی جو آپ ﷺ کے تابع ہو اور آپ ہی کی شریعت کا متبع ہو، یہ بات آپ ﷺ کے بعض اور ارشادات سے بھی واضح ہوتی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد سلسلۂ نبوت جاری رہتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے، لو کان بعدی نبیا لکان عمر بن الخطاب، (ترمذی، کتاب المناقب) اسی طرح ایک موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے مقابلہ میں ایسے ہی ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ ہارون علیہ السلام لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا، ألا إنه لا نبی بعدی (بخاری، کتاب فضائل الصحابۃ) غور فرمایئے کہ اگر ذیلی اور غیر مستقل نبوت کی گنجائش آپ کے بعد باقی رہتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے کیوں نہ سرفراز کئے جاتے؟ حضرت ہارون علیہ السلام کوئی صاحب شریعت نبی نہیں تھے، بلکہ شریعت موسوی ہی کے متبع تھے، اس کے باوجود آپ ﷺ نے حضرت ہارون علیہ السلام کی سی نبوت کو بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ناممکن قرار دیا، معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص حضور ﷺ کے بعد کسی بھی طرح کی نبوت کو باقی مانتا ہو، تو وہ ایک ایسی گمراہی کی بات کرتا ہے کہ خدا کے ساتھ شرک کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی اور گمراہی نہیں ہوسکتی۔

اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کا اس بات پر اجماع و اتفاق تھا کہ آپ کی ذات پر سلسلۂ نبوت ختم ہوچکا ہے، چنانچہ جب مسیلمۂ کذاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہوئے اپنی نبوت کا بھی دعویٰ کیا تو صحابہ نے بالاتفاق اسے مرتد قرار دیا، اس سے جنگ کی گئی اور بالآخر وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچا، یہ جنگ ایسی تھی کہ صحابہ کی جتنی بڑی تعداد نے اس جنگ میں جامِ شہادت نوش کیا، اب تک کسی اور جنگ میں اس کی نوبت نہیں آئی تھی، اسی لئے امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نبوت کا دعویدار ہو اور کوئی مسلمان اس سے معجزہ اور نبوت کی علامت طلب کرے تو یہ مطالبہ ہی اس کو ایمان سے محروم کردے گا، کیوں کہ گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو ممکن تصور کیا۔

دراصل آپ کی بعثت تمام انسانیت کے لئے ہے، قرآن کا ارشاد ہے: وما ارسلنک الا کافۃ للناس، (سباء:۲۸) تمام لوگوں میں قیامت تک آنے والے انسان داخل ہیں، گویا یہ اس بات کا اعلان ہے کہ آپ کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے، جب آپ کا دائرۂ نبوت قیامت تک وسیع ہے، آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت محفوظ ہے اور آپ کی شریعت میں کسی نسخ اور تبدیلی واضافہ کا امکان نہیں تو ظاہر ہے کہ آپ کے بعد کسی پیغمبر کی بعثت کے کوئی معنی نہیں، اگر آپ کے بعد بھی سلسلۂ نبوت جاری ہوتا تو ضرور تھا کہ جیسے ہر پیغمبر نے بعد میں آنے والے پیغمبر کے بارے میں اطلاع دی اور اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی، آپ بھی اس کا اعلان فرماتے؛ لیکن یہی نہیں کہ آپ نے آئندہ کسی نبی کی پیشین گوئی نہیں فرمائی، بلکہ یہ بھی اعلان فرمادیا اور اس کو بار بار واضح کردیا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

بدقسمتی سے انگریزوں کے تسلط کے دور میں پنجاب کی سرزمین سے حکومت وقت کی شہ پر ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، جس کے غلامانہ

مزاج ومذاق کا حال یہ تھا کہ خود ہی اپنے آپ کو حکومت انگلشیہ کا خود کاشتہ پودا کہا کرتا تھا اور حکمرانوں کی چوکھٹ پر جبیں سائی سے اسے ذرا بھی عار نہ تھی، بدقسمتی سے آج تک یہ گمراہ فرقہ موجود ہے اور وہ ناواقف مسلمانوں کو دھوکہ دے کر ان کو نبوت محمدی کے سایہ سے محروم کرنا چاہتا ہے، یہ ایک ایسا فتنہ ہے، جس سے بڑا کوئی فتنہ نہیں اور یہ ایسی گمراہی ہے جس سے بڑھ کر کوئی گمراہی نہیں، اگر اس دنیا میں اعتقاد وعمل کی نجاستیں محسوس پیکر میں ڈھل سکتیں اور اس کو محسوس کیا جاسکتا تو یہ ایسی بات ہوتی کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جاتا تو وہ بھی متعفن ہو جاتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ختم نبوت اُمت کے لئے ایک بڑی رحمت ہے، یہ اس اُمت کی عالمگیریت، اس کی وحدت، اپنے عقیدہ پر جماؤ اور استقامت اور اعتقادی انتشار اور فرقہ بندیوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے؛ کیوں کہ اگر سلسلۂ نبوت باقی ہوتو ہمیشہ ایک نئے نبی کا انتظار ہوگا اور اپنے عقیدہ پر استقامت نہ ہوگی، پھر جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اس کے سچے اور جھوٹے ہونے کو جانچنا اور پرکھنا خود ایک امتحان ہے؛ کیوں کہ حقیقی نبی کا انکار بھی کفر ہے اور جھوٹے نبی پر ایمان لانا بھی کفر، اس لئے جب بھی کوئی نبی آئے گا، تو کچھ اس پر ایمان لانے والے ہوں گے اور کچھ اس کے منکر ہوں گے، ظاہر ہے کہ اس سے فرقہ بندیاں جنم لیں گی، اس لئے ختم نبوت مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت ہے اور اعداء اسلام چاہتے ہیں کہ اُمت مسلمہ کو اس عظیم نعمت سے محروم کردیں؛ لیکن وہ کبھی اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے، ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو اور خاص کر دیہات اور قریہ جات کے مسلمانوں کو ختم نبوت کی حقیقت سے واقف کرایا جائے؛ تاکہ وہ بکرے کی کھال میں آنے والے بھیڑیوں کو پہنچان سکیں اور اپنی حفاظت کرسکیں؛ کہ ختم نبوت کا عقیدہ ایمان اور کفر کی اساس اور ہدایت وگمراہی کے درمیان خط فاصل ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا۔

❍❍❍